از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

تذکرۂ صدرُالشّریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی



مکتبۃ المدینہ
SC1286



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تذکرۂ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی (1)

شیطان لاکھ سُستی دلائے مگر آپ یہ رسالہ (52 صفحات) مکمّل پڑھ لیجئے ان شآءَ اللہ عزوجل آپ کا دل سینے میں جھوم اُٹھے گا

دُرُود شریف کی فضیلت

رسولِ اکرم، نورِ مُجَسّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ معظّم ہے: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنّم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شہداء کے ساتھ رکھے گا۔

(مَجْمَعُ الزَّوائِد ج ۱۰ ص ۲۵۳ حدیث ۱۷۲۹۸ دار الفکر بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

---

(1) شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ نے "تذکرۂ صدر الشریعہ" مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی) کی مَدَنی التجاء پر بہارِ شریعت (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) کی پہلی جلد میں شامل کرنے کے لئے لکھا تھا، اِس کی افادیت کے پیشِ نظر رسالے کی صورت میں شائع کیا جارہا ہے۔

مجلس مکتبۃ المدینہ

سگِ مدینہ کے بچپن کی ایک دُھندلی یاد

تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے قیام سے بہت پہلے میرے عہدِ طفولیت (یعنی بچپن یا لڑکپن) کا واقعہ ہے۔ جب ہم بابُ المدینہ کے اندر کوگلی، اولڈ ٹاؤن میں رہائش پذیر تھے، محلّے میں بادامی مسجد تھی جو کہ کافی آباد تھی، پیش امام صاحب بہُت پیارے عالم تھے، روزانہ نمازِ عشاء کے بعد نماز کے دو ایک مسائل بیان فرمایا کرتے تھے (کاش! ہر امامِ مسجد روزانہ کم از کم کسی ایک نماز کے بعد اسی طرح کیا کرے) جس سے کافی سیکھنے کو ملتا تھا۔

ایک دن میں اپنے بڑے بھائی جان (مرحوم) کے ساتھ غالباً نمازِ ظہر اِسی بادامی مسجد میں ادا کر کے باہَر نکلا تھا، پیشِ امام صاحِب فارِغ ہو کر مسجد کے باہَر تشریف لا چکے تھے۔ کسی نے کوئی مسئلہ پوچھا ہوگا اِس پر انھوں نے کسی کو حکم فرمایا: بہارِ شریعت لے آؤ۔ چنانچہ ایک کتاب ان کے ہاتھوں میں دی گئی اُس پر

جلی حُروف سے بہارِ شریعت لکھا تھا، سرِ وَرَق پر سورج کی کرنوں کے مُشابہ خوبصورت دھاریاں بنی ہوئی تھیں، امام صاحِب نے وَرَق گردانی شروع کی، مجھے اُس وَقت خاص پڑھنا تو آتا نہیں تھا۔ جگہ جگہ جلی جلی حُروف میں لفظِ مسئلہ لکھا تھا، چُونکہ مسائل سُن کر بہُت سُکون ملتا تھا اِس لئے میرے منہ میں پانی آرہا تھا کہ کاش! یہ کتاب مجھے حاصل ہو جاتی! لیکن نہ میں نے مذہبی کتابوں کی کوئی دکان دیکھی تھی نہ ہی یہ شُعور تھا کہ یہ کتاب خریدی بھی جاسکتی ہے، خیر اگر مول ملتی بھی تو میں کہاں سے خریدتا! اتنے پیسے کس کے پاس ہوتے تھے! بہرحال بہارِ شریعت مجھے یاد رہ گئی اور آخر کار وہ دن بھی آہی گیا کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے میں بہارِ شریعت خریدنے کے قابل ہو گیا۔

اُن دنوں **مکمّل بہارِ شریعت** (دو جلدوں میں) کا ہدیہ پاکستانی 32 روپیہ تھا جبکہ غیر مجلد کی 28 روپیہ۔ چنانچہ میں نے مکمّل بہارِ شریعت (غیر مجلد) 28 روپے میں خریدنے کی سعادت حاصل کی۔ اُس وقت بہارِ شریعت

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

کے 17 حصے تھے البتہ اب 20 ہیں۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے بہارِ شریعت سے وہ فُیُوض وبَرَکات حاصل کیے کہ بیان سے باہَر ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اس کتاب کی برکات سے معلومات کا وہ اَنمول خزانہ ہاتھ آیا کہ میں آج تک اس کے گُن گاتا ہوں۔ اس عظیمُ الشان تصنیف کے مُصنِّف خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن عُیَیْنَہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے فرمان: "عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔" (حِلیۃُ الاولیاء، ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰ دارالکتب العلمیۃ بیروت) پر عمل کرتے ہوئے اپنے مُحسن حضرت مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا تذکرہ پیش کرتا ہوں۔

دم سے ترے "بہارِ شریعت" ہے چار سو
باطل ترے فتاویٰ سے لرزاں ہے آج بھی

ابتدائی حالات

صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسنِ اہلسنّت، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مصنفِ بہارِ شریعت حضرتِ علامہ مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی سنّی حنفی قادری برکاتی علیہ رحمۃ اللہ القوی سن ۱۳۰۰ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے مدینۃ العلماء گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمال الدین علیہ رحمۃ اللہ المبین اور دادا حضور خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فنِ طِب کے ماہر تھے۔

ابتدائی تعلیم اپنے دادا حضرت مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے گھر پر حاصل کی پھر اپنے قصبہ ہی میں مدرسہ ناصر العلوم میں جا کر گوپال گنج کے مولوی الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ تعلیم حاصل کی۔ پھر جونپور پہنچے اور اپنے چچا زاد بھائی اور اُستاذ مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کچھ اسباق پڑھے پھر جامع معقولات و منقولات حضرت علامہ ہدایت اللہ خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

سے علم دین کے چھلکتے ہوئے جام نوش کئے اور یہیں سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورۂ حدیث کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی سے کی۔ حضرت محدثِ سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے ہونہار شاگرد کی عبقری (یعنی اعلیٰ) صلاحیتوں کا اعتراف ان الفاظ میں کیا: "مجھ سے اگر کسی نے پڑھا تو امجد علی نے۔"

پیدل سفر

صدرالشریعہ بدرالطریقہ علیہ رحمۃ رب الوری نے طلب علم دین کیلئے جب مدینۃ العلماء گھوسی سے جونپور کا سفر اختیار کیا، ان دنوں سفر پیدل یا بیل گاڑیوں پر ہوتا تھا۔ چنانچہ راہِ علم کے عظیم مسافر صدرالشریعہ علیہ رحمۃ رب الوری مدینۃ العلماء گھوسی سے پیدل سفر کرکے اعظم گڑھ آئے پھر یہاں سے اونٹ گاڑی پر سوار ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جونپور پہنچے۔

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

حیرت انگیز قوتِ حافظہ

صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ حضرتِ علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا حافظہ بہُت مضبوط تھا۔ حافِظہ کی قوت، شوق و محنت اور ذہانت کی وجہ سے تمام طلبہ سے بہتر سمجھے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ کتاب دیکھنے یا سننے سے برسوں تک ایسی یاد رہتی جیسے ابھی ابھی دیکھی یا سنی ہے۔ تین مرتبہ کسی عبارت کو پڑھ لیتے تو یاد ہو جاتی۔ ایک مرتبہ ارادہ کیا کہ ”کافیہ“ کی عبارت زبانی یاد کی جائے تو فائدہ ہوگا تو پوری کتاب ایک ہی دن میں یاد کر لی!

تدریس کا آغاز

صوبہ بہار (ہند) پٹنہ میں مدرسۂ اہلسنّت ایک ممتاز درس گاہ تھی جہاں مُقتَدِر (مُق۔تَ۔دِر) ہستیاں اپنے علم وفضل کے جوہر دکھا چکی تھیں۔ خود صدرالشریعہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے استاذِ محترم حضرت مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی برسوں وہاں شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہ چکے تھے۔ حنفیہ مدرسہ

قاضی عبدالوحید مرحوم کی درخواست پر حضرت مُحَدِّث سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے مدرسۃ اہلسنّت (پٹنہ) کے صدر مُدَرِّس کے لئے صدرُ الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ استاذِ محترم کی دعاؤں کے سائے میں "پٹنہ" پہنچے اور پہلے ہی سبق میں علوم کے ایسے دریا بہائے کہ عُلَماء وطلبہ اَش اَش کر اٹھے۔ قاضی عبدالوحید علیہ رحمۃ اللہ المجید جو خود بھی مُتَبَحِّر (مُ۔تَ۔بَح۔حِر) عالم تھے نے صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوریٰ کی علمی وجاہت اور انتظامی صلاحیت سے مُتَأَثِّر ہو کر مدرسہ کے تعلیمی اُمور آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سپُرد کر دیئے۔

اعلیٰ حضرت کی پہلی زیارت

کچھ عرصہ بعد قاضی عبدالوحید علیہ رحمۃ اللہ المجید بانی مدرسۃ اہلسنّت (پٹنہ) شدید بیمار ہو گئے۔ قاضی صاحب ایک نہایت دیندار و دین پرور رئیس تھے، علمِ دین سے آراستہ ہونے کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم میں B.A تھے۔

انکے والد انہیں بیرسٹری کے امتحان کے لئے لندن بھیجنا چاہتے تھے لیکن قاضی صاحِب کے مقدس مَدَنی جذبات نے یورپ کے مُلحدانہ گندے ماحول کو سخت ناپسند کیا۔ چُنانچہ آپ نے اس سفر سے تحرُّز فرمایا اور ساری زندگی خدمتِ دین ہی کو اپنا شعار بنایا۔ انکی پرہیزگاری اور مَدَنی سوچ ہی کی کشِش تھی کہ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیِ نِعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت مُجَدِّدِ دین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعِثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن اور حضرت قبلہ مُحدِّث سُورَتی علیہ رحمۃ اللہ القوی جیسے معروف بُزرگانِ دین قاضی صاحب کی عیادت کے لئے کشاں کشاں رو ہیلکھنڈ سے پٹنہ تشریف لائے۔ اسی موقع پر حضرت صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی نے پہلی بار میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت کی زیارت کی۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت میں ایسی کشش تھی کہ بے اختیار صدرُ الشریعہ ، بدرالطریقہ علیہ رحمۃ رب الوری کا دل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی طرف مائل ہوگیا اور اپنے استاذِ محترم حضرت سیدنا محدِّث سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے مشورے سے سلسلۂ عالیہ قادریہ میں اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت سے بیعت ہوگئے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت اور سیدی محدِّث سورتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کی موجودگی میں ہی قاضی صاحب نے وفات پائی۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور محدِّث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے قبر میں اُتارا۔

اللہ ربُّ العِزّت عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

عِلمِ طِب کی تحصیل

قاضی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رحلت کے بعد مدرسہ کا انتظام جن

لوگوں کے ہاتھ میں آیا، ان کے نامناسب اقدامات کی وجہ سے صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی سخت کبیدہ خاطر اور دل برداشتہ ہوگئے اور سالانہ تعطیلات میں اپنے گھر پہنچنے کے بعد اپنا استعفاء بھجوادیا اور مطالعۂ کُتُب میں مصروف ہوگئے۔ پٹنہ میں مغرب زدہ لوگوں کے بُرے برتاؤ سے متأثر ہوکر ملازمت کی چپقلش سے بیزار ہوچکے تھے۔ معاش کے لئے کسی مناسب مشغلہ کی جستجو تھی۔ والدِ محترم کی نصیحت یاد آئی کہ ؎ میراثِ پدر خواهی علمِ پدر آموز (یعنی والد کی میراث حاصل کرنا چاہتے ہو تو والد کا علم سیکھو) خیال آیا کہ کیوں نہ علمِ طب کی تحصیل کر کے خاندانی پیشہ طبابت ہی کو مشغلہ بنائیں۔ چنانچہ شوال ۱۳۲۶ھ میں لکھنؤ جاکر دو سال میں علمِ طب کی تحصیل وتکمیل کے بعد وطن واپس ہوئے اور مطب شروع کر دیا۔ خاندانی پیشہ اور خداداد قابلیت کی بنا پر مطب نہایت کامیابی کے ساتھ چل پڑا۔

صدرِ شریعت اعلیٰ حضرت کی بارگاہِ عظمت میں

ذریعۂ معاش سے مطمئن ہوکر جُمادی الاولیٰ ۱۳۲۹ھ میں آپ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کسی کام سے "لکھنؤ" تشریف لے گئے۔ وہاں سے اپنے اُستاذِ محترم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں "پہلی بھیت" حاضر ہوئے۔ حضرت محدث سورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی کو جب معلوم ہوا کہ ان کا ہونہار شاگرد تدریس چھوڑ کر مطب میں مشغول ہو گیا ہے تو انہیں بے حد افسوس ہوا۔ چُونکہ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی کا ارادہ بریلی شریف حاضر ہونے کا بھی تھا چنانچہ بریلی شریف جاتے وقت مُحدِّث سُورتی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے ایک خط اِس مضمون کا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کی خدمت میں تحریر فرما دیا تھا کہ "جس طرح ممکن ہو آپ اِن (یعنی حضرت صدرُ الشریعہ، بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی) کو خدمتِ دین وعلمِ دین کی طرف مُتوجِّہ کیجئے۔"

جب میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کے دَرِ دولت پر حاضری ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت لطف وکرم سے پیش آئے اور ارشاد فرمایا: "آپ یہیں قیام کیجئے اور جب تک میں نہ کہوں واپس نہ جائیے۔" اور

دل بستگی کے لئے کچھ تحریری کام وغیرہ سپرد فرما دیئے۔ تقریباً دو ماہ بریلی شریف میں قیام رہا اور میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی صحبت میں علمی اِستِفادہ اور دینی مذاکرہ کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ رَمضانُ المبارَک قریب آ گیا۔ صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الوریٰ نے گھر جانے کی اجازت طلب کی تو میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے ارشاد فرمایا: ''جایئے! لیکن جب کبھی میں بلاؤں تو فوراً چلے آیئے۔''

مُرشِدِ کامل کا منظورِ نظر امجد علی
اِس پہ دائم لطف فرما چشمِ حق بینِ رضا

طَبابت سے دینی خدمت کی طرف مُراجَعت

صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الوریٰ خود فرماتے ہیں: میں جب اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو دریافت فرمایا: مولانا کیا کرتے ہیں؟ میں نے عرض کی: مَطَب کرتا

ہوں سے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت نے فرمایا: ''مطب بھی اچھا کام ہے، اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْاَدْیَانِ وَعِلْمُ الْاَبْدَانِ (یعنی علم دو ہیں: علمِ دین اور علمِ طب)، مگر مطب کرنے میں یہ خرابی ہے کہ صبح صبح قارورہ (یعنی پیشاب) دیکھنا پڑتا ہے۔'' اِس ارشاد کے بعد مجھے قارورہ (پیشاب) دیکھنے سے انتہائی نفرت ہوگئی اور یہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت کا کشف تھا کیونکہ میں امراض کی تشخیص میں قارورہ (یعنی پیشاب) ہی سے مدد لیتا تھا (اور واقعی صبح صبح مریضوں کا قارورہ (پیشاب) دیکھنا پڑ جاتا تھا) اور یہ تصرُّف تھا کہ قارورہ بینی یعنی مریضوں کا پیشاب دیکھنے سے نفرت ہوگئی۔

بریلی شریف میں دوبارہ حاضِری

گھر جانے کے چند ماہ بعد بریلی شریف سے خط پہنچا کہ آپ فوراً چلے آیئے۔ چنانچہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوری دوبارہ بریلی شریف حاضر ہوگئے۔ اس مرتبہ ''انجمن اہلسنّت'' کی نظامت اور اس کے پریس کے اہتمام کے علاوہ مدرسہ کا کچھ تعلیمی کام بھی سپرد کیا گیا۔ گویا میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزّت نے

بریلی شریف میں آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے **مستقل قیام** کا اِنتظام فرما دیا۔ اس طرح صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الوری نے 18 سال میرے آقائے نعمت اعلیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کی **صحبت بابرکت** میں گزارے۔

لئے بیٹھا تھا عشقِ مصطفٰے کی آگ سینے میں
ولایت کا جبیں پر نقش، دل میں نورِ وحدت کا

بریلی شریف میں مصروفیات

بریلی شریف میں دو مستقل کام تھے ایک مدرسہ میں تدریس، دوسرے پریس کا کام یعنی کاپیوں اور پروفوں کی **تصحیح**، کتابوں کی روانگی، خطوط کے جواب، آمد و خرچ کے حساب، یہ سارے کام تنہا انجام دیا کرتے تھے۔ ان کاموں کے علاوہ اعلیٰ حضرت عَلَيْهِ رَحْمَةُ رَبِّ الْعِزَّت کے بعض مُسوَّدات کا مُبَیَّضہ کرنا (یعنی نئے سرے سے صاف لکھنا)، فتووں کی **نقل** اور ان کی خدمت میں رہ کر **فتوی لکھنا** یہ کام بھی مستقل طور پر انجام دیتے تھے۔ پھر شہر و بیرونِ شہر کے اکثر تبلیغ دین کے جلسوں

میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

روزانہ کا جَدوَل

صدرُ الشّریعہ بدرُ الطّریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کا روزانہ کا جَدْوَل کچھ اس طرح تھا کہ بعد نمازِ فجر ضروری وظائف وتلاوتِ قراٰن کے بعد گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پریس کا کام انجام دیتے۔ پھر فوراً مدرسہ جا کر تدریس فرماتے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مُستقِلاً کچھ دیر تک پھر پریس کا کام انجام دیتے۔ نمازِ ظہر کے بعد عصر تک پھر مدرسہ میں تعلیم دیتے۔ بعد نمازِ عصر مغرب تک اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت کی خدمت میں نشست فرماتے۔ بعدِ مغرب عشاء تک اور عشاء کے بعد سے بارہ بجے تک اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت کی خدمت میں فتوٰی نویسی کا کام انجام دیتے۔ اسکے بعد گھر واپسی ہوتی اور کچھ تحریری کام کرنے کے بعد تقریباً دو بجے شب میں آرام فرماتے۔ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت کے اخیر زمانہ حیات تک یعنی کم وبیش دس برس تک

روزمرّہ کا بھی معمول رہا۔ حضرت صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی اس محنت شاقہ و عزم واستقلال سے اُس دَور کے اکابر علماء حیران تھے۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کے بھائی حضرت ننھے میاں مولانا محمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ المنّان فرماتے تھے کہ مولانا امجد علی کام کی مشین ہیں اور وہ بھی ایسی مشین جو کبھی فیل نہ ہو۔

مصنِّف بھی، مقرِّر بھی، فقیہِ عصرِ حاضر بھی
وہ اپنے آپ میں تھا اک ادارہ علم وحکمت کا

ترجمۂ کنزالایمان

صحیح اور اَغلاط سے مُنَزَّہ (مُ۔نَ۔زَّہ) احادیثِ نبویہ واقوالِ ائمہ کے مطابق ایک ترجمہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے آپ نے ترجمۂ قرآن پاک کے لئے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی بارگاہِ عظمت میں درخواست پیش کی تو ارشاد فرمایا: ”یہ تو بہت ضروری ہے مگر چھپنے کی کیا صورت ہوگی؟ اس کی

طباعت کا کون اہتمام کرے گا؟ باوضو کاپیوں کو لکھنا، باوضو کاپیوں اور پرُوفوں کی تصحیح کرنا اور تصحیح بھی ایسی ہو کہ اعراب نقطے یا علامتوں کی بھی غلطی نہ رہ جائے پھر یہ سب چیزیں ہو جانے کے بعد سب سے بڑی مشکل تو یہ ہے کہ پریس میں ہمہ وقت باوضو رہے، بغیر وضو نہ پتھر کو چھوئے اور نہ کاٹے، پتھر کاٹنے میں بھی احتیاط کی جائے اور چھپنے میں جو جوڑیاں نکلی ہیں انکو بھی بہت احتیاط سے رکھا جائے۔

آپ نے عرض کی: "اِن شاءَ اللہ جو باتیں ضروری ہیں ان کو پوری کرنے کی کوشش کی جائے گی، بالفرض مان لیا جائے کہ ہم سے ایسا نہ ہو سکا تو جب ایک چیز موجود ہے تو ہو سکتا ہے آئندہ کوئی شخص اس کے طبع کرنے کا انتظام کرے اور مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانے میں کوشش کرے اور اگر اس وقت یہ کام نہ ہو سکا تو آئندہ اس کے نہ ہونے کا ہم کو بڑا افسوس ہو گا۔" آپ کے اس معروض کے بعد ترجمہ کا کام شروع کر دیا گیا بِحَمْدِ اللہ عزوجل آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مساعیٔ جمیلہ سے خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور آج مسلمانوں کی کثیر تعداد مُجَدِّدِ اعظم،

امامِ اہلسنّت علیہ رحمۃُ ربّ العزّت کے لکھے ہوئے قرآنِ پاک کے صحیح ترجمہ "کنزالایمان" سے مُستفید ہو کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (یعنی صدرالشریعہ) کی ممنونِ احسان ہے اور اِن شَآءَ اللہ عزَّوَجَلَّ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

گر اہلِ چمن فخر کریں اس پہ بجا ہے
امجد تھا گلابِ چمنِ دانش و حکمت

وکیلِ رضا

میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربّ العزّت نے سوائے صدرُالشّریعہ علیہ رحمۃُ ربّ الورٰی کے کسی کو بھی حتّٰی کہ شہزادگان کو بھی اپنی بیعت لینے کے لئے وکیل نہیں بنایا تھا۔

صدرُ الشّریعہ کا خطاب کس نے دیا؟

الملفوظ حصہ اول صفحہ 183 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ میں ہے کہ

میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے فرمایا: آپ موجودین میں تفقُّہ (تَ۔فَق۔قُہ) جس کا نام ہے وہ مولوی امجد علی صاحب میں زیادہ پایئے گا، اِس کی وجہ یہی ہے کہ وہ اِستفتا وسنایا کرتے ہیں اور جو میں جواب دیتا ہوں لکھتے ہیں، طبیعت اَخّاذ ہے، طرز سے واقفیت ہو چلی ہے۔" میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃُ ربِّ العزّت نے ہی حضرت مولانا امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کو صدرُ الشریعہ کے خطاب سے نوازا۔

اٹھا تھا لے کے جو ہاتھوں میں پرچم اعلیٰ حضرت کا
وہ میرِ کارواں ہے کاروانِ اہلسنّت کا

قاضی شرع

ایک دن صبح تقریباً 9 بجے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن مکان سے باہر تشریف لائے، تخت پر قالین بچھانے کا حکم فرمایا۔ سب حاضرین حیرت زدہ تھے کہ حضور یہ اِہتمام کس

فرمانِ مصطفیٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

لئے فرمارہے ہیں! پھر میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت ایک کرسی پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ میں آج بریلی میں دارُ القضاء بریلی کے قیام کی بنیاد رکھتا ہوں اور صدرُ الشَّریعہ کو اپنی طرف بلاکر ان کا داہنا ہاتھ اپنے دستِ مبارک میں لے کر قاضی کے منصب پر بٹھا کر فرمایا: "میں آپ کو ہندوستان کے لئے قاضی شرع مقرر کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے درمیان اگر ایسے کوئی مسائل پیدا ہوں جن کا شرعی فیصلہ قاضی شرع ہی کرسکتا ہے وہ قاضی شرعی کا اختیار آپ کے ذمے ہے۔"

پھر تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند حضرت مولانا مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ المنان اور بُرہانِ ملّت حضرتِ علامہ مفتی محمد بُرہانُ الحق رضوی علیہ رحمۃ القوی کو دارالقضاء بریلی میں مفتیِ شرع کی حیثیت سے مقرر فرمایا۔ پھر دُعا پڑھ کر کچھ کلمات ارشاد فرمائے جن کا اقرار حضرتِ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے کیا۔ صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے دوسرے ہی دن قاضی شرع کی حیثیت سے پہلی نشست کی اور دو واقعات کے

ایک معاملہ کا فیصلہ فرمایا۔

یہ ساری برکتیں ہیں خدمتِ دینِ پیمبر کی
جہاں میں ہر طرف ہے تذکرہ صدرِ شریعت کا

اعلیٰ حضرت کے جنازے کے لئے وصیت

وَصایا شریف صَفحہ 24 پر ہے کہ مجدِّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجدّدِ دین وملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے اپنی نمازِ جنازہ کے بارے میں یہ وصیت فرمائی تھی۔ "المنۃ الممتازہ"[1] میں نمازِ جنازہ کی جتنی دعائیں منقول ہیں اگر حامد رضا کو یاد ہوں تو وہ میری نمازِ جنازہ پڑھائیں ورنہ مولوی امجد علی صاحب پڑھائیں۔ حضرتِ حُجَّۃُ الْاِسلام (حضرت مولانا حامد رضا خان) چُونکہ آپ کے "وَلی" تھے اسلئے انکو مقدم فرمایا، وہ بھی مشروط طور پر اور انکے بعد میرے آقا اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربّ العزّت کی نگاہِ انتخاب اپنی

[1] یہ مبارک رسالہ فتاویٰ رضویہ مُخرّجہ جلد ۹ صفحہ ۱۴۹ پر موجود ہے۔

نمازِ جنازہ کے لئے جس پر پڑی وہ بھی بلا شرط، وہ ذات صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کی تھی۔ اسی سے اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی سے مَحَبَّت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

آستانۂ مُرشد سے وفا

ایک مرتبہ کسی صاحب نے تاجدارِ اہلسنّت مفتی اعظم ہند شہزادۂ اعلیٰ حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے سامنے صدرالشریعہ، بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ الغنی کا تذکرہ فرمایا تو مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی چشمانِ کرم سے آنسو بہنے لگے اور فرمایا کہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی نے اپنا کوئی گھر نہیں بنایا بریلی ہی کو اپنا گھر سمجھا۔ وہ صاحبِ اثر بھی تھے اور کثیر التعداد طلبہ کے اُستاذ بھی، وہ چاہتے تو بآسانی کوئی ذاتی دارالعلوم ایسا کھول لیتے جس پر وہ یکہ و تنہا قابض رہتے مگر ان کے خلوص نے ایسا نہیں کرنے دیا۔"

یہ میرے مُرشِد کا کرم ہے

چنانچہ دارالعلوم معینیہ عثمانیہ (اجمیر شریف) میں وہاں کے صدرُ المدرِّسین ہو کر جب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پہنچے اور وہاں کے لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اندازِ تدریس سے بہت مُتأثِّر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے رُوبرو اس کا ذکر آیا کہ آپ کی تعلیم بہت کامیاب ہوتی نظر آرہی ہے یہ مرکزی دارالعلوم سربلند ہوتا جارہا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: "یہ مجھ پر اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا فضل وکرم ہے۔"

باغِ عالم کا ہو منظر کیوں نہ رنگین وحَسین
گوشے گوشے سے ہیں طیب افشاں ریاحینِ رضا

صدرِ شریعت کی صحبت کی عظمت

تلمیذ وخلیفۂ صدرالشریعہ حضرت مولانا سید ظہیر احمد زیدی علیہ رحمۃ اللہ الھادی لکھتے ہیں: مجھے سات سال کے عرصے میں اَن گنت بار مولانا کی خدمت میں

حاضری کا موقعہ ملا لیکن میں نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مجلسوں کو ان عُیُوب سے پاک پایا جو عام طور سے بلا امتیاز عوام وخواص ہمارے مُعاشرے کا جُزوبن گئے ہیں مثلاً غیبت، چغلی، دوسروں کی بدخواہی، عیب جوئی وغیرہ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی نہایت مقدس وپاکیزہ تھی، مجھے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زندگی میں دَرُوغ بیانی (یعنی جھوٹ بولنے) کا کبھی شائبہ بھی نہیں گزرا۔ جہاں تک میری معلومات ہے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے معمولات قرآن وسنت کے مطابق تھے، گفتگو بھی نہایت مہذّب ہوتی، کوئی ناشائستہ یا غیر مُہذّب لفظ استعمال نہ فرماتے، اسی طرح معاملات میں بھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت صاف تھے۔ آپ کا ہر مُعاملہ شریعت مُطَہّرہ کے اَحکام کے ماتحت تھا۔ ''دادوں'' (علی گڑھ) میں قیام کے دوران کا میں عَینی شاہد ہوں کہ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ بدمُعاملگی نہ کی، نہ کسی کا حق تلف کیا۔

بلندی پر ستارہ کیوں نہ ہو پھر اُس کی قسمت کا
دیا امجد نے جس کو درس قانونِ شریعت کا

صَبر وتحمل

بڑے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم شمس الہُدیٰ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا انتقال ہوگیا تو صدر الشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی اُس وقت نمازِ تراویح ادا کر رہے تھے۔ اطلاع دی گئی تشریف لائے۔ "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ" پڑھا اور فرمایا: ابھی آٹھ رکعت تراویح باقی ہیں، پھر نماز میں مصروف ہوگئے۔

سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے خواب میں آکر فرمایا

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شہزادی "بنّو" سخت بیمار تھیں۔ اِس دَوران ایک دن بعد نمازِ فجر حضرت صدر الشریعہ علیہ رحمۃ ربّ الورٰی نے قرآن خوانی کے لیے طلبہ وحاضرین کو روکا۔ بعدِ ختمِ قرآنِ مجید آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مجلس کو خطاب فرمایا کہ میری بیٹی "بنّو" کی علالت (بیماری) طویل ہوگئی، کوئی علاج کارگر نہیں ہوا اور فائدے کی کوئی صورت نہیں نکل رہی ہے، آج شب میں نے خواب دیکھا کہ سرورِ کونین، رحمتِ عالم روحی فداہ گھر میں تشریف لائے ہیں اور فرما رہے

ہیں کہ "بنّو" کو لینے آئے ہیں۔ سیّد الانام حضورِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھنا بھی حقیقت میں بلا شبہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ہی کو دیکھنا ہے۔ بنّو کی دنیوی زندگی اب پوری ہو چکی ہے۔ مگر وہ بڑی ہی خوش نصیب ہے کہ اسے آقا و مولیٰ، رحمتِ عالم، محبوبِ ربُّ العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم لینے کے لیے تشریف لائے اور میں نے خوشی سے سپرد (سِ۔پُر۔د) کیا۔ دعائے خیر کے بعد مجلسِ قرآن خوانی ختم ہو گئی۔ غالباً اسی دن یا دوسرے دن بنّو کا انتقال ہو گیا۔ **اللہ ربُّ العزت عزّوجلّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

شہزادگان پر شفقت

شہزادگان پر شفقت کا جو عالم تھا وہ شہزادۂ صدر الشریعہ، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ عبدُ المصطفٰے ازہری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اپنے مضمون میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

میں خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ مولانا ثناءُ المصطفےٰ ، مولانا بہاءُ المصطفےٰ ، مولانا فداءُ المصطفےٰ ، اس وقت بہت چھوٹے بچے تھے، وہ گنا (گنڈیری) لے کر آتے اور کہتے: ''ابا جی اسے گلا بنا دو۔'' یعنی اسے چھیل کر کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر دیجئے۔ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بڑے پیار محبت سے مسکرا کر گنا ہاتھ میں لیکر چاقو سے اسے چھیلتے پھر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے ان لوگوں کے منہ میں ڈالتے۔

گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتے

بُخاری شریف میں ہے: حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں: كَانَ يَكُوْنُ فِي مِهْنَةِ اَهْلِهٖ نبی اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم اپنے گھر میں کام کاج میں مشغول رہتے یعنی گھر والوں کا کام کرتے تھے۔ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۲۴۱ ، حدیث ۶۷۶ دارالکتب العلمیۃ بیروت) اسی سنّت پر عمل کرتے ہوئے صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی گھر کے کام کاج سے عار (شرم) محسوس نہ فرماتے بلکہ سنّت پر عمل کرنے کی نیت سے ان کو بخوشی انجام دیتے۔

صدرُ الشّریعہ کا سنّت کے مطابق چلنے کا انداز

تلمیذ وخلیفۂ صدرِ شریعت، حافظِ ملت حضرتِ علامہ مولانا عبد العزیز مبارک پوری علیہ رحمۃ اللہ القوی بیان کرتے ہیں: حضور سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم راستہ چلتے تو رفتار سے عظمت ووقار کا ظہور ہوتا، دائیں بائیں نگاہ نہ فرماتے، ہر قدم قُوّت کے ساتھ اٹھاتے، چلتے وَقت جسمِ مبارک آگے کی طرف قدرے جُھکا ہوتا، ایسا لگتا گویا اونچائی سے نیچے کی طرف اُتر رہے ہوں۔ ہمارے استاذِ محترم صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوریٰ سنّت کے مطابق راستہ چلتے تھے، ان سے ہم نے علم بھی سیکھا اور عمل بھی۔ یہی حضرتِ حافظِ ملّت فرماتے ہیں: ''میں دس سال حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوریٰ کی کفش برداری (یعنی خدمت) میں رہا، آپ کو ہمیشہ متبعِ سنّت پایا۔''

جس کی ہر ہر ادا سنّتِ مصطفےٰ
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

نماز کی پابندی

سفر ہو یا حضر صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الوَرٰی کبھی نماز قضاء نہ فرماتے۔ شدید سے شدید بیماری میں بھی نماز ادا فرماتے۔ اجمیر شریف میں ایک بار شدید بُخار میں مبتلا ہوگئے یہاں تک کہ غشی طاری ہوگئی۔ دوپہر سے پہلے غشی طاری ہوئی اور عصر تک رہی۔ حافِظِ ملّت مولانا عبدُ العزیز علیہ رحمۃ اللہ الحفیظ خدمت کے لیے حاضر تھے، صدرُ الشریعہ، بدرالطریقہ علیہ رحمۃُ ربِّ الوَرٰی کو جب ہوش آیا تو سب سے پہلے یہ دریافت فرمایا: کیا وقت ہے؟ ظہر کا وقت ہے یا نہیں؟ حافِظِ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی کہ اتنے بج گئے ہیں اب ظہر کا وقت نہیں۔ یہ سن کر اتنی اَذِیّت پہنچی کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ حافِظِ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے دریافت کیا: کیا حُضُور کو کہیں درد ہے، کہیں تکلیف ہے؟ فرمایا: "(بہت بڑی) تکلیف ہے کہ...... ظہر کی نماز قضاء ہوگئی۔" حافِظِ ملّت عَلَیْہِ رَحمَۃُ ربِّ الْعِزَّت نے عرض کی: حُضُور بیہوش تھے۔ بیہوشی کے عالم میں نماز قضا ہونے پر کوئی

مُؤاخذہ (قیامت میں پوچھ گچھ) نہیں۔ فرمایا: آپ مُؤاخذہ کی بات کر رہے ہیں وقتِ مقرّرہ پر دربارِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی ایک حاضری سے تو محروم رہا۔

نمازِ باجماعت کا جذبہ

حضرتِ صدرُ الشّریعہ، بدرُالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس پر بہُت سختی سے پابند تھے کہ مسجد میں حاضر ہو کر باجماعت نماز پڑھیں۔ بلکہ اگر کسی وجہ سے مؤذّن صاحب وقتِ مقرّرہ پر نہ پہنچتے تو خود اذان دیتے۔ قدیم دولت خانے سے مسجد بالکل قریب تھی وہاں تو کوئی دِقّت نہیں تھی لیکن جب نئے دولت خانے قادِری منزل میں رہائش پذیر ہوئے تو آس پاس میں دو مسجدیں تھیں۔ ایک بازار کی مسجد دوسری بڑے بھائی کے مکان کے پاس جو "نوّا کی مسجد" کے نام سے مشہور ہے۔ یہ دونوں مسجدیں فاصلے پر تھیں۔ اس وقت بینائی بھی کمزور ہو چکی تھی، بازار والی مسجد نسبتاً قریب تھی مگر راستے میں بے ڈھنگی نالیاں تھیں۔ اسلئے "نوا کی مسجد" نماز پڑھنے آتے تھے۔ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ صبح کی نماز کے لئے

جا رہے تھے، راستے میں ایک کنواں تھا، ابھی کچھ اندھیرا تھا اور راستہ بھی ناہموار تھا، بے خیالی میں کنویں پر چڑھ گئے قریب تھا کہ کنویں کے غار میں قدم رکھ دیتے۔ اتنے میں ایک عورت آگئی اور زور سے چلائی! ''ارے مولوی صاحب کنواں ہے رُک جاؤ! ورنہ گر پڑیو!'' یہ سُنکر حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قدم روک لیا اور پھر کنویں سے اتر کر مسجد گئے۔ اس کے باوجود مسجد کی حاضری نہیں چھوڑی۔

بیماری میں بھی روزہ نہ چھوڑا!

ایک بار رَمَضانُ المبارَک میں سخت سردی کا بخار چڑھ گیا۔ اس میں خوب ٹھنڈ لگتی اور شدید بخار چڑھتا ہے نیز پیاس اتنی شدت سے لگتی ہے کہ ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہے۔ تقریباً ایک ہفتہ تک اِس بخار میں گرفتار رہے۔ ظہر کے بعد خوب سردی چڑھتی پھر بخار آجاتا مگر قربان جائیے! اس حال میں بھی کوئی روزہ نہیں چھوڑا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی

شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی

فرماتے ہیں: میرے والدِ ماجد مرحوم ابتدا ءِ نوعُمری میں بہت بڑے تاجر تھے اور حساب کے ماہر، صدرالشَّریعہ ان کو بلا کر (زکوٰۃ کا) پورا حساب لکھواتے۔ پھر انھیں سے کپڑے کا تھان منگا کر عورتوں کے لائق الگ مردوں بچوں کے لائق الگ اور سب کے مناسب قطع کرا کے تقسیم فرماتے۔ کوئی سائل کبھی دروازے سے خالی واپس نہ جاتا، بہت بڑے مہمان نواز اور عموماً مہمان آتے رہتے سب کے شایانِ شان کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے اور آرام کا اہتمام فرماتے۔ مہمانوں کے لئے خصوصیت سے ان کی ضروریات کی چیزیں ہر وقت گھر میں رکھتے۔

دُرودِ رضویہ پڑھنے کا جذبہ

کتنی ہی مصروفیت ہو نمازِ فجر کے بعد ایک پارہ کی تلاوت فرماتے اور پھر ایک حزب (باب) دلائل الخیرات شریف پڑھتے، اس میں کبھی ناغہ نہ ہوتا، اور بعدِ نمازِ جمعہ بلاناغہ 100 بار دُرودِ رضویہ پڑھتے۔ حتّٰی کہ سفر میں بھی جمعہ ہوتا تو نمازِ ظہر کے بعد دُرودِ رضویہ نہ چھوڑتے، چلتی ہوئی ٹرین میں کھڑے ہو کر

پڑھتے۔ ٹرین کے مسافر اس دیوانگی پر حیرت زدہ ہوتے مگر انہیں کیا معلوم۔۔

دیوانے کو تحقیر سے دیوانہ نہ کہنا
دیوانہ بہت سوچ کے دیوانہ بنا ہے

اِصلاح کرنے کا انداز

اولاد اور طلبہ کی عملی تعلیم و تربیت کا بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ خُصوصی خیال فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا تقوٰی و تَدَیُّن (یعنی دین داری) اس اَمر کا مُتَحَمِّل (مُ۔تَ۔حَم۔مِل) ہی نہ تھا کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سامنے خِلافِ شرع کام کرے اگر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے علم میں طلبہ یا اولاد کے بارے میں کوئی ایسی بات آتی جو اَحکامِ شریعت کے خِلاف ہوتی تو چہرۂ مبارکہ کا رنگ بدل جاتا تھا، کبھی شدید ترین بَرہمی کبھی زَجر و تَوبیخ (ڈانٹ ڈَپٹ) اور کبھی تنبیہ و سزا اور کبھی مَوعِظۂ حَسَنہ غرض جس مقام پر جو طریقہ بھی آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ مناسب خیال فرماتے استعمال میں لاتے تھے۔

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اس نے دُرود شریف نہ پڑھا اس نے جفا کی۔

خواب میں آکر رہنمائی

خلیلِ ملّت حضرتِ مفتی محمد خلیل خان برکاتی علیہ رحمۃ الباقی فرماتے ہیں: طلبہ کی طرف اِلتفاتِ تام (یعنی بھرپور توجہ) کا اندازہ اس واقعہ سے لگائیے کہ فقیر کو ایک مرتبہ ایک مسئلہ تحریر کرنے میں اُلجھن پیش آئی، الحمد للہ میرے استاذِ گرامی، حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوری نے خواب میں تشریف لاکر ارشاد فرمایا: "بہارِ شریعت کا فلاں حصہ دیکھ لو۔" صبح کو اُٹھ کر بہارِ شریعت اٹھائی اور مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) حل کرلیا۔ وصال شریف کے بعد فقیر نے خواب میں دیکھا کہ حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوری درسِ حدیث دے رہے ہیں، مسلم شریف سامنے ہے اور شفاف لباس میں ملبوس تشریف فرما ہیں، مجھ سے فرمایا: آؤ تم بھی مسلم شریف پڑھ لو۔

ہر طرف علم و ہنر کا آپ سے دریا بہا
آپ کا احسان اے صدر الشریعہ کم نہیں

نعت شریف سنتے ہوئے اشک باری

منقول ہے کہ جب نعت شروع ہوتی تو صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوری مُؤدّب بیٹھ کر دونوں ہاتھ باندھ لیتے اور آنکھیں بند کر لیتے۔ انتہائی وقار و تَمکِنَت (تَم۔کِ۔نَت) کے ساتھ پُرسکون ہو جاتے اور پورے اِنہماک و توجُّہ سے سنتے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد آنکھوں سے سَیلِ اَشک اس طرح جاری ہو جاتے کہ تھمنے کا نام نہ لیتے۔ نعت پڑھنے والا نعت پڑھ کر خاموش ہو جاتا اس کے بعد بھی کچھ دیر تک یہی خود فراموشی طاری رہتی۔

متاعِ عشقِ سرکارِ دو عالم ہو جسے حاصل
کشش اِس کیلئے کیا ہوگی دنیا کے خزینے میں

حضرتِ شاہِ عالم کا تخت

حضرتِ سیّدُنا شاہِ عالم علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم بہُت بڑے عالمِ دین اور پائے کے ولیُّ اللہ تھے۔ مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (گجرات الہند) میں

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نہایت ہی لگن کے ساتھ علمِ دین کی تعلیم دیتے تھے۔ ایک بار بیمار ہو کر صاحبِ فراش ہو گئے اور پڑھانے کی چھٹیاں ہو گئیں۔ جس کا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بے حد افسوس تھا۔ تقریباً چالیس دن کے بعد صحت یاب ہوئے اور مدرَسے میں تشریف لا کر حسبِ معمول اپنے تخت پر تشریف فرما ہوئے۔ چالیس دن پہلے جہاں سبق چھوڑا تھا وہیں سے پڑھانا شروع کیا۔ طلبہ نے مُتَعَجِّب ہو کر عرض کی: حضور! آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یہ مضمون تو بہت پہلے پڑھا دیا ہے گزشتہ کل تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فلاں سبق پڑھایا تھا! یہ سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فوراً مُراقِب ہوئے۔ اُسی وقت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، فیض گنجینہ، صاحبِ معطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لبہائے مبارکہ کو جنبش ہوئی، مُشکبار پھول جھڑنے لگے اور الفاظ کچھ یوں ترتیب پائے: "شاہِ عالم! تمہیں اپنے اَسباق رہ جانے کا بہت افسوس تھا لہٰذا تمہاری جگہ تمہاری صورت میں تخت پر بیٹھ کر میں روزانہ سبق پڑھا دیا

کرتا تھا۔"

جس تخت پر سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم تشریف فرما ہوا کرتے تھے اُس پر اب حضرتِ قبلہ سیّدُنا شاہ وِعالم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کس طرح بیٹھ سکتے تھے لہٰذا فوراً تخت پر سے اُٹھ گئے۔ تخت کو یہاں کی مسجد میں مُعلّق کردیا گیا۔ اس کے بعد حضرتِ سیّدُنا شاہ وِعالم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہ الاکرم کیلئے دوسرا تخت بنایا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے وِصال کے بعد اس تخت کو بھی یہاں مُعلّق کردیا گیا۔ اِس مقام پر دُعا قبول ہوتی ہے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں

خلیفہ صدرُ شریعت پیرِ طریقت حضرتِ علامہ مولٰینا حافظ قاری محمد مُصلحُ الدّین صِدّیقی القادری علیہ رحمۃ اللہ القوی سے میں (سگِ مدینہ عُفی عنہ) نے سنا ہے، وہ فرماتے تھے: مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ صدرُ الشریعہ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی صاحب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرتِ سیّدُنا

شاہ عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دربار میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے دل کی دعائیں کر کے جب فارغ ہوئے تو میں نے اپنے پیر و مرشد حضرتِ صدرُ الشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوریٰ سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: "ہر سال حج نصیب ہونے کی۔" میں سمجھا حضرت کی دُعا کا منشا یہی ہوگا کہ جب تک زندہ رہوں حج کی سعادت ملے۔ لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اسی سال حج کا قصد فرمایا۔ سفینۂ مدینہ میں سوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نمونیہ ہوگیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی ۱۳٦۷ کے ذیقعدۃ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 منٹ پر بمطابق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پاگئے۔

مدینے کا مسافر ہند سے پہنچا مدینے میں
قدم رکھنے کی بھی نوبت نہ آئی تھی سفینے میں

سبحٰنَ اللہ مبارک تخت کے تحت مانگی ہوئی دُعا کچھ ایسی قبول ہوئی کہ اب آپ اِن شَآءَ اللہ عزوجل قیامت تک حج کا ثواب حاصل کرتے

رہیں گے۔ خود حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی مشہورِ زمانہ کتاب بہارِ شریعت حصہ 6 صفحہ 5 پر یہ حدیثِ پاک نقل کی ہے: جو حج کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا تو قیامت تک اُس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو عمرہ کیلئے نکلا اور فوت ہوگیا اُس کیلئے قیامت تک عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد میں گیا اور فوت ہوگیا اس کیلئے قیامت تک غازی کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مسند أبي يعلى ج ٥، ص ٤٤١ حديث ٦٣٢٧ دار الكتب العلمية بيروت)

مادّۂ تاریخ

درج ذیل آیتِ مبارکہ آپ کی وفات کا مادّۂ تاریخ ہے۔ (پ ١٤، الحجر ٤٥)

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ

١٣٦٧ھ

آپ کا مزار مبارک

بعدِ وفات حضرتِ صدر الشریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الورٰی کے وجودِ مسعود کو

بذریعۂ ٹرین بمبئی سے مدینۃُ العُلَماء گھوسی لے جایا گیا۔ وہیں آپ کا مزارِ مبارک مرجعِ خواص وعوام ہے۔

قبر شریف کی مِٹّی سے شِفاء مل گئی

مدینۃُ العُلَماء گھوسی کے مولانا فخرُ الدّین کے والدِ محترم مولانا نظامُ الدّین صاحِب کے گُردے میں پتھری ہوگئی تھی۔ انہوں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا۔ بالآخر صدرُ الشّریعہ، بدرُ الطّریقہ علیہ رحمۃ اللہ القوی کی قبرِ انور کی مِٹّی استعمال کی جس سے الحمد للہ عزوجل ان کے گردے کی پتھری نکل گئی اور شِفاء حاصل ہوگئی۔

دریا بہر سے منگتا کو برابر بھیک ملتی ہے
گدا پہنچے، تونگر، یا سوالی علم و حکمت کا

مزار سے خوشبو

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دفن ہونے کے بعد کئی روز بارِش ہوتی رہی

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔

چنانچہ قبرِ انور پر چٹائیاں ڈال دی گئیں۔ جب 15 دن کے بعد مزار تعمیر کرنے کے لئے وہ چٹائیاں ہٹائی گئیں تو خوشبو کی ایسی لپٹیں اٹھیں کہ پوری فضا معطر ہو گئی۔ یہ خوشبو مسلسل کئی دن تک اٹھتی رہی۔

حقیقت میں نہ کیوں اللہ کا محبوب ہو جائے
نہ کھویا عمر بھر جس نے کوئی لمحہ عبادت کا

وفات کے بعد صدرُالشّریعہ کا بیداری میں دیدار ہو گیا!

شہزادہ صدرالشریعہ، محدِّث کبیر حضرت علّامہ ضیاء المصطفٰے مصباحی مدظلہ فرماتے ہیں: غالباً 1391ھ یا 1392ھ کا واقعہ ہے کہ طویل غیر حاضری کے بعد حضرت مجاہدِ ملّت مولٰنا حبیب الرحمٰن اِلہ آبادی علیہ رحمۃ الہادی عرسِ امجدی میں مدینۃ العلماء گھوسی تشریف لائے (حضرت صدرالشریعہ کے) عُرس شریف کے اجلاس میں دورانِ تقریر اپنی مسلسل غیر حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے آپ (یعنی حضرت مجاہدِ ملت) نے فرمایا کہ عُرس شریف کی آمد پر مجھے ہر سال

الحمد للہ عزوجل صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی زیارت خواب میں ہوتی رہتی ہے جس کا صاف مطلب یہی تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مجھے طلب فرمانا چاہتے ہیں۔ مگر چند ضروری مصروفیات عین وقت پر ہمیشہ رُکاوٹ بن جایا کرتی تھیں۔ امسال بھی حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کی خواب میں جلال بھرے انداز میں زیارت نصیب ہوئی۔ یہی معلوم ہو رہا تھا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میرا انتظار فرمارہے ہیں۔ اِسی دَوران عرسِ امجدی کا دعوت نامہ بھی موصول ہوا۔ اب بہر صورت حاضر ہونا تھا اور ہو گیا۔ ابھی سلسلۂ تقریر جاری تھا۔۔۔۔ کہ آپ (یعنی مجاہدِ ملت) اچانک مزارِ اقدس کی طرف مُتَوَجِّہ ہو گئے اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ رقت انگیز لہجے میں صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے مُعافی کے خواستگار ہوئے۔

مجاہدِ ملت کا بیان ختم ہونے کے بعد حضرتِ حافظِ ملت مولینا عبد العزیز علیہ رحمۃ القوی نے تقریر شروع کی۔ دَورانِ تقریر بے ساختہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زَبان سے یہ جملہ صادر ہوا کہ حضرتِ صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ بلا شبہ ولی تھے وہ

اب بھی اسی طرح زندہ ہیں جیسے پہلے تھے ابھی ابھی حضرت مجاہدِ ملت نے ان کا دیدار کیا۔ اتنا فرماتے ہی حضرت حافظِ ملّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُستعمل گئے اور فوراً اپنی تقریر کا رُخ موڑ دیا۔ چُنانچہ جو حضرات مُتَوَجِّہ تھے اور جنھیں حضرت حافظِ ملت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے کشف و کرامات نیز اندازِ بیان کا علم تھا وہ عُقدہ حل کر (یعنی گُتھی سُلجھا) چکے تھے اور انھیں یقین ہو گیا کہ حافظِ ملّت اور مجاہدِ ملّت رَحِمَہُمَا اللہُ تعالیٰ جنھیں حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ سے خصوصی قُرب حاصل ہے ان دونوں حضرات کو اس وقت حضرت صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ کا سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہوا۔

کون کہتا ہے ولی سب مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

بہارِ شریعت

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کا

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے

پاک وہند کے مسلمانوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ انہوں نے ضخیم عربی کُتب میں پھیلے ہوئے فقہی مسائل کو سِلکِ تحریر میں پِرو کر ایک مقام پر جمع کر دیا۔ انسان کی پیدائش سے لے کر وفات تک درپیش ہونے والے ہزارہا مسائل کا بیان **بہارِ شریعت** میں موجود ہے۔ ان میں بے شمار مسائل ایسے بھی ہیں جن کا سیکھنا ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن پر فرضِ عین ہے۔ اس کی تصنیف کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے **صدر الشریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی لکھتے ہیں: **"اردو زبان میں اب تک کوئی ایسی کتاب تصنیف نہیں ہوئی جو صحیح مسائل پر مشتمل ہو اور ضروریات کے لئے کافی ووافی ہو۔"**

فقہِ حنفی کی مشہور کتاب **فتاویٰ عالمگیری** سینکڑوں علمائے دین علیہم رحمۃ اللہ المبین نے حضرت سیّدنا **شیخ نظام الدین** مُلّا جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی نگرانی میں **عربی زبان** میں مُرتب فرمائی مگر قربان جایئے کہ **صدرُ الشریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے وہی کام **اُردو زبان** میں تنِ تنہا کر دکھایا اور علمی ذخائر سے

نہ صرف مُفتیٰ بِہٖ اقوال چُن چُن کر بہارِ شریعت میں شامل کیے بلکہ سینکڑوں آیات اور ہزاروں احادیث بھی مُوضوع کی مناسبت سے درج کیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خُود تحدیثِ نعمت کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں: "اگر اورنگزیب عالمگیر اس کتاب (یعنی بہارِ شریعت) کو دیکھتے تو مجھے سونے سے تولتے۔"

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مقصد یہ تھا کہ بَرِّصغیر کے مسلمان اپنے دین کے مسائل سے بآسانی آگاہ ہوجائیں چنانچہ ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں: "اس کتاب میں حتی الوسع یہ کوشش ہوگی کہ عبارت بہت آسان ہو کہ سمجھنے میں دِقّت نہ ہو اور کم علم اور عورتیں اور بچے بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ پھر بھی علم بہت مشکل چیز ہے یہ ممکن نہیں کہ علمی دشواریاں بالکل جاتی رہیں ضرور بہت مواقع ایسے بھی رہیں گے کہ اہلِ علم سے سمجھنے کی حاجت ہوگی کم از کم اتنا نفع ضرور ہوگا کہ اس کا بیان انھیں مُتَنَبِّہ (مُ۔تَ۔نَبْ۔بِہ۔ یعنی خبردار) کرے گا اور نہ سمجھنا سمجھ والوں کی

طرف رُجوع کی توجہ دلائے گا۔"

اِس کتاب کا عرصۂ تصنیف تقریباً ستائیس ۲۷ سال کے عرصے پر مُحیط ہے۔ یاد رہے کہ 27 سال کا یہ مطلب نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان سالوں میں ہر وقت تصنیف میں مشغول رہے بلکہ تعطیلات میں دیگر اُمور سے وقت بچا کر یہ کتاب لکھتے جس کے سبب اس کی تکمیل میں خاصی تاخیر ہوگئی چنانچہ آپ بہارِ شریعت حصہ 17 کے اختتام پر بعنوان "عرضِ حال" میں لکھتے ہیں: "اس کی تصنیف میں عموماً یہی ہوا کہ ماہِ رمضان مبارک کی تعطیلات میں جو کچھ دوسرے کاموں سے وقت بچا اس میں کچھ لکھ لیا جاتا۔"

بُزُرگوں کے الفاظ بابرکت ہوتے ہیں

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے بہارِ شریعت میں مسائل بیان کر کے کئی جگہ فتاوٰی رضویہ شریف کا حوالہ دیا ہے بلکہ بہارِ شریعت حصہ 6 میں اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا لکھا

ہواج کے احکام پر مشتمل رسالہ ''انور البشارۃ'' پورا شامل کرلیا ہے اور عقیدت تو دیکھئے کہ کہیں بھی الفاظ میں کوئی تبدیلی نہیں کی تاکہ ایک ولی کامل کے قلم سے نکلے ہوئے الفاظ کی برکتیں بھی حاصل ہوں چنانچہ لکھتے ہیں: اعلیٰ حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کا رسالہ ''انور البشارہ'' پورا اس میں شامل کردیا ہے یعنی متفرق طور پر مضامین بلکہ عبارتیں داخلِ رسالہ ہیں کہ اوّلاً: تبرک مقصود ہے۔ دُوُم: اُن الفاظ میں جو خوبیاں ہیں فقیر سے ناممکن تھیں لہٰذا عبارت بھی نہ بدلی۔

(بہارِ شریعت حصہ 6 ص 203 مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

صدرُ الشَّریعہ علیہ رحمۃُ ربِّ الوَرٰی مسائلِ شرعیہ کو بہارِ شریعت کے 20 حصّوں میں سمیٹنا چاہتے تھے مگر مکمّل نہ کرسکے اور اس کے مُتَعلِّق آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ''عرضِ حال'' میں تفصیل بیان کی ہے اور یہ وصیّت فرمائی ہے کہ ''اگر میری اولاد یا تلامِذہ یا عُلَماء اہلسنّت میں سے کوئی صاحب اس کا قلیل حصہ جو باقی رہ گیا ہے اُس کی تکمیل فرمائیں تو میری عین

خوشی ہے۔" چنانچہ صدرالشریعہ علیہ رحمۃ ربِّ الوریٰ کا خواب شرمندۂ تعبیر ہوا اور اس کے بقیہ تین حصے بھی چھپ کر منظرِ عام پر آچکے۔

اِس تصنیف کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ ربِّ العزت نے بہارِ شریعت کے دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصے کا مُطالعہ فرما کر جو کچھ تحریر فرمایا تھا وہ پڑھنے کے قابل ہے چنانچہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "الحمدللہ مسائلِ صحیحہ رَجِیحہ مُحققہ مُنقّحہ پر مشتمل پایا، آجکل ایسی کتاب کی ضرورت تھی کہ عوام بھائی سَلیس اردو میں صحیح مسئلے پائیں اور گمراہی واَغلاط کے مَصنوع و مُلمّع زیوروں کی طرف آنکھ نہ اُٹھائیں۔"

جس کے دم سے بہارِ شریعت ملی
ایسے صدرِ شریعت پہ لاکھوں سلام

عالم بنانے والی کتاب

بہارِ شریعت جِلد اوّل (تخریج شدہ) (؟) —

بہارِ شریعت حصّہ اوّل ایڈیشن جدید مطبوعہ مکتبہ رضویہ صَفحہ 12 پر ہے:

جگر گوشۂ **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی، حضرت علامہ مولانا قاری محمد رضاءُ المصطفٰی اعظمی مدظلہ العالی فرماتے ہیں: **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے بہارِ شریعت کے ساتھ اس کتاب کا نام "**عالم بنانے والی کتاب**" بھی رکھا۔ جب اِس کتاب کے سترہ حصے تصنیف ہو گئے تو **صدرُ الشَّریعہ** علیہ رحمۃ ربِّ الورٰی نے فرمایا کہ: بہارِ شریعت کے چھ حصے جن میں روزمرہ کے عام مسائل ہیں۔ ان چھ حصوں کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے تاکہ عقائد، طہارت، نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے فقہی مسائل عام فہم سلیس (یعنی آسان) اردو زبان میں پڑھ کر جائز و ناجائز کی تفصیل معلوم کی جائے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دیگر علمائے اہلسنّت نے بھی بہارِ شریعت کو "عالم بنانے والی کتاب" تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ مُحَقِّقِ عصر حضرت علامہ مولٰینا مفتی الحاج محمد نظام الدین رضوی اطال اللّٰہ عمرہٗ (صدر شعبۂ افتاء، دارالعلوم اشرفیہ مصباح العلوم، مبارک پور، ضلع اعظم گڑھ، یوپی، الہند) ۲۸ جمادی الاولیٰ

۱۴۲۹ھ کو جاری کردہ اپنے ایک فتوے میں ارقام فرماتے ہیں: ''آج ہمارے عُرف میں جن حضرات پر عالم، فقیہ، مفتی کا اطلاق ہوتا ہے یہ وہی لوگ ہیں جو کثیر فُرُوعی مسائل کے حافِظ ہوں اور فِقہ کے بیشتر ضروری اَبواب پر ان کی نظر ہو، تاکہ جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہو سمجھ جائیں کہ اس کا حکم فلاں باب میں ملے گا، پھر اسے نکال کر بغیر دوسرے کے سمجھائے بخوبی سمجھ سکیں اور صحیح حکمِ شرعی بتا سکیں۔ بہارِ شریعت کو ''عالم بنانے والی کتاب'' اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ جو شخص اسے اچھی طرح سمجھ کر پڑھ لے اور اس کے مسائلِ کثیرہ کو ذہن نشین کر لے تو وہ عالم ہو جائے گا کہ وہ حافِظ فُرُوعِ کثیرہ ہے۔''

بہارِ شریعت کے اس عظیم علمی ذخیرے کو مُفید سے مُفید تر بنانے کے لئے اس پر دعوتِ اسلامی کی مجلس، المدینۃ العلمیۃ کے مَدَنی علماء نے تخریج وتسہیل اور کہیں کہیں حواشی لکھنے کی سعی کی ہے اور مکتبۃ المدینہ سے طبع ہو کر، تادمِ تحریر اس کے 1 تا 6 اور سولہواں حصہ منظرِ عام پر آچکے ہیں۔ لہٰذا ان 6 حصّوں

کو ایک جلد میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ دعوتِ اسلامی کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا نفع عام فرمائے۔

امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اعلیٰ حضرت کے کمالِ علم کا عکسِ جمیل مظہرِ یکتائی و تحقیق و تمکینِ رضا

اہلِ سنّت کا وقار و افتخار اس کا وُجُود

اس کی شخصیت پہ نازاں ہیں محبینِ رضا

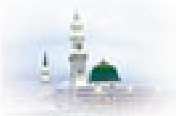


طالبِ غمِ مدینہ
و
بقیع
و
مغفرت

۱۷ جمادی الاخرہ ۱۴۲۹ھ

نزیلِ الامارات العربیة المتحدة

۷۸۶ فہرست ۹۲



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط



شادی کی دعوت میں ثواب کمانے کا مَدَنی نُسخہ

شادی میں جہاں بہت سارا مال خرچ کیا جاتا ہے وہاں دعوتِ طعام کے اندر خواتین و حضرات میں ایک ایک "**مدنی بستہ**" (STALL) لگوا کر حسبِ توفیق مدنی رسائل و پمفلٹ اور سنّتوں بھرے بیانات کی کیسٹیں وغیرہ مُفت تقسیم کرنے کی ترکیب فرمایئے اور ڈھیروں نیکیاں کمایئے۔ آپ صرف **مکتبۃ المدینہ** کو آرڈر دے دیجئے۔ باقی کام اِن شآءَاللہ عزوجل اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں خود ہی سنبھال لیں گے۔ **جزاکَ اللہ خیراً۔**

نوٹ: سوئم، چہلم و گیارھویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ مواقع پر بھی **ایصالِ ثواب** کے لئے اسی طرح "لنگرِ رسائل کے" مدنی بستے لگوایئے۔ **ایصالِ ثواب** کے لئے اپنے مرحوم عزیزوں کے نام ڈلوا کر **فیضانِ سنّت** ، **نماز کے احکام** اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی **مکتبۃ المدینہ** سے رُجوع فرمائیں۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

کراچی:- شہید مسجد کھارادر۔ فون: 2314045 - 2203311
لاہور:- دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 7311679
سردارآباد (فیصل آباد):- امین پور بازار۔ فون: 2632625
کشمیر:- چوک شہیداں میرپور۔ 058-61037212
حیدرآباد:- فیضان مدینہ آفندی ٹاؤن۔ فون: 3642211
ملتان:- نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 4511192
راولپنڈی:- اصغر مال روڈ نزد عید گاہ۔ فون: 4411665
پشاور:- فیضان مدینہ گلبرگ نمبر 1 النور اسٹریٹ صدر پشاور۔

مکتبۃ المدینہ فیضان مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)
فون: 4921389-93/4126999 فیکس: 4125858
Email:maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net